میرے اچھے رسول ﷺ

منظر وارثی

سنی آہٹ تری، دیکھا حرم ہے
ترا نقش قدم، میرا حرم ہے

مرے سجدوں کی ہو کیونکر رسائی
مرے سر سے بہت اونچا حرم ہے

ابھی تک ہے ترے اشکوں کی خوشبو
حرا تیری جوانی کا حرم ہے

چھپا رکھا ہے سینے میں نبیؐ کو
زمیں کا سارا سرمایا حرم ہے

عمل کی جیب میں سکے ہیں کتنے
خریدارو بہت مہنگا حرم ہے

خدا بھی میرے اندر مصطفٰےؐ بھی
حرم کے سامنے گویا حرم ہے

ہوائیں ہاتھ ہیں آنکھیں اجالا
بدن ہے زندگی چہرہ حرم ہے

خدا کا نور ہے جسم محمدؐ
خدا کے عرش کا سایا حرم ہے

وہ کوئے وقت کا پہلا مسافر
اسی کا مستقل حجرہ حرم ہے

ضروری ہے طواف اس کا ضروری
حرم ہے مرکز دنیا حرم ہے

محمدؐ آ رہے ہیں جا رہے ہیں
مرا دل ہے مظفر یا حرم ہے

حمد

پلصراطوں سے گزر، جسم نہ رکھ، دل ہو جا
زندگی سرحد توحید میں داخل ہو جا

شوق تعظیم سراغ اس کا لگانا ہے اگر
راستے کاٹ کے آوارۂ منزل ہو جا

صرف اپنے ہی خدوخال میں مصروف نہ رہ
پس آئینہ کی آواز میں شامل ہو جا

پاؤں اٹھے گا ترا، آئے گی آہٹ اس کی
بے نشانی کا سفر کرنے کے قابل ہو جا

اپنی مشائیاں بھی دل کے حوالے کر دے
سانس تقسیم نہ کر، عمر کا حاصل ہو جا

کس نے پہچانا ہے اللہ کے سوا اللہ کو
بے پناہی طلب کا متحمل ہو جا

ریت پر بیٹھ کے نظارۂ گرداب نہ کر
جہاں گہرائی اترتی ہے وہ ساحل ہو جا

کرسی و عرش بھی پلکوں پہ اٹھا سکتا ہے
خوف و امید کے مابین کا حامل ہو جا

مار سکتا نہیں پھر کوئی مظفر تجھ کو
اپنے احساس مسیحائی کا قاتل ہو جا

حمد

قل ہو اللہ احد ،
مدد اللہ مدد
دوسرا تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں
بے نیاز اتنا کہ حد ہی کوئی موجود نہیں
صمد اللہ صمد
قل ہو اللہ احد
نہ جنا تجھ کو کسی نے نہ کسی کو تو نے
ساری دنیاؤں کو مہکایا تری خوشبو نے
تو ازل تو ہی ابد
قل ہو اللہ احد

رات بن جائے کبھی مثل سحر تو آئے
دیکھنے والا ہو کوئی تو نظر تو آئے
تجھ سے عاجز ہے خرد
قل ہو اللہ احد
آخرت کا کوئی غم اس کو نہ تڑپائے خدا
اس گنہگار مظفر کو بھی مل جائے خدا
تیری رحمت کی سند
قل ہو اللہ احد
مدد اللہ مدد

حمد

دن ترا نام رات تیرا نام
اعتبار حیات تیرا نام

ذرے ذرے میں ہے وجود ترا
وحدت کائنات تیرا نام

کل تری ذات جزو ذات مری
میں تغیر، ثبات تیرا نام

میرے سجدے میں تو قیام میں تو
عشق کی کلیات تیرا نام

جب کسی پیڑ پر نظر ڈالی
پڑھ لیا پات پات تیرا نام

تو معلم تمام اسموں کا
معنی ہر لغات تیرا نام

تو ہر انساں کی شاہ رگ سے قریب
یعنی ہر اک کے ساتھ تیرا نام

نکہت لازوال تیرا ذکر
روشنی نجات تیرا نام

میرے خوں میں حرارتیں تیری
میری تشریح ذات تیرا نام

اور کیا چاہیے مظفر کو
آگیا اس کے ہات تیرا نام

حمد

وہ لامحدود ہے بیرون ہر منزل میں رہتا ہے
یہ دل بھی لامکاں ہے اس لیے اس دل میں رہتا ہے

وہ خالق بھی زمانے کا زمانہ بھی ہے نام اس کا
وہ ہر ماضی میں ہر اک حال و مستقبل میں رہتا ہے

شکست و فتح آنسو قہقہے، احکام ہیں اس کے
وہی لا حاصلی میں ہے وہی حاصل میں رہتا ہے

پہنچتا ہے وہی اس تک، جو کر لے پار ذات اپنی
وہ رہنے کو تو ہر دریا میں ہر ساحل میں رہتا ہے

لگا لیتی ہے دانشمندی مومن سراغ اس کا
وہ اک حل کی طرح ہر عقدۂ مشکل میں رہتا ہے

مظفر ہم جب اس کے ذکر کی محفل سجاتے ہیں
چراغوں کی طرح وہ گرمی محفل میں رہتا ہے

حمد

بادل کو شبنم کیا سمجھے سورج کو شرارہ کیا جانے
رحمٰن و رحیم ہے وہ کتنا' انساں بے چارہ کیا جانے

سب روشنیوں کا خالق وہ ہر مغرب وہ ہر مشرق وہ
اس کے انوار کی وسعت کو اک صبح کا تارہ کیا جانے

جو اس سے محبت کرتا ہے جو اس کی عبادت کرتا ہے
جو اس سے تجارت کرتا ہے نقصان خسارہ کیا جانے

ایزد' عرش ایزد ہے کہاں' اونچائی کی سرحد ہے کہاں
گہرائی کی مسند ہے کہاں' یہ بات کنارہ کیا جانے

اللہ کی شان مظفر سے کیا پوچھتے ہو دنیا والو
ملتے ہیں کہاں دنیا کے سرے شاعر آوارہ کیا جانے

حمد

چھپ کر بھی ہم جو کر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے
گئے کدھر منہ کدھر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

سامان آخرت کا بندوبست کیا ہے کتنا
دنیا پر کتنا مر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

کتنا ہم نے دھیان کے ہر خانے میں اس کو رکھا
رکھا یا بے خبر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

پیٹ غریبوں کے خالی ہیں ہم دونوں ہاتھوں سے
اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

کس کے خون کی چادر اوڑھی کس کی کھال اتاری
ظالم یا چارہ گر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

زخموں سے ہم کو ہے کتنی والہانہ دلچسپی
لگا رہے ہیں کہ بھر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

محمد مصطفےؐ کے نقش قدم پہ چلنے والے
کن رستوں سے گزر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

اللہ کا ہے خوف مظفر کتنا ہم بندوں کو
بندوں سے کتنا ڈر رہے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے

مناجات

دنیا سے دین، دین سے دنیا سنوار دے
دونوں جہان مالک و مولا سنوار دے

فرداؤں میں جلیں مرے امروز کے چراغ
انداز میرے فکر و نظر کا سنوار دے

لکھوں میں پھر عمل سے سفر نامۂ حیات
خط میرا صاف کر، مرا املا سنوار دے

گرد و غبار وقت نے پہچان چھین لی
تاریخ کا مری رخ زیبا سنوار دے

ہر ایک بال میں ہے گرہ سی پڑی ہوئی
کہہ دے ہوا سے زلف تمنا سنوار دے

بینائیوں کو سب کی پرو لوں نگاہ میں
سب آئیں مجھ کو دیکھنے، ایسا سنوار دے

میں زندگی کو آئنہ خانے میں رکھ سکوں
ہر زاویے سے مجھ کو خدایا سنوار دے

محتاج تیرے عفو و کرم کی ہیں سب رتیں
پت جھڑ سنوار دے مری برکھا سنوار دے

جذبات کے محل میں نہیں تجھ سے مانگتا
میرے ضمیر و ذہن کی کٹیا سنوار دے

قائم یہ سرزمین بھی ہے لاالہ پر
اس کو بھی مثل مکہ و بطحا سنوار دے

امیدیں جاگتی ہیں دل ہیں زندہ گھر سلامت ہیں
تری دہلیز کے صدقے ہمارے سر سلامت ہیں

دراڑوں کو بھی تیری رحمتوں نے باندھ رکھا ہے
فضا کتنی شکستہ ہے مگر منظر سلامت ہیں

قیامت تک محمدؐ مصطفےٰؐ کے ساتھ رہنا ہے
فقط اس آسرے پر اس توقع پر سلامت ہیں

ہماری مسجدیں بھی ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹوں پہ ہیں قائم
کلس، مینار، گنبد گر گئے منبر سلامت ہیں

ہماری روح شیشہ اور یہ شیشہ ریزہ ریزہ ہے
ہمارے جسم پتھر، اور یہ پتھر سلامت ہیں

ہمیں بھی صاحب معراج اڑنے کی سکت دیدے
ہماری ہمتیں ٹوٹی ہیں لیکن پر سلامت ہیں

ہمیں توفیق دے ہم اور اضافہ کر سکیں دکھ میں
ہمارے دشمنوں کو دکھ ہے ہم کیونکر سلامت ہیں

نگل سکتا ہے جب فرعون کو دریا مرے آقا
تو پھر کیوں غیرت ایماں کے سوداگر سلامت ہیں

مرے جذبات کے پیچھے مظفر ان کی طاقت ہے
میں کیسے ٹوٹ جاؤں وہ مرے اندر سلامت ہیں

آئے تھے ساری صبحوں کے سالار خواب میں
رہتا ہوں اس کے بعد سے بیدار خواب میں

حاضر ہوا تھا زہر گنہ میں بجھا ہوا
تریاق دے گئے مرے سرکار خواب میں

سوتے میں بھی درود ہے میری زبان پر
تصویر بھی ہے آئنہ بردار خواب میں

اس ایک رات کا بڑا احسان مند ہوں
دروازے لیکر آگئی دیوار خواب میں

آنکھوں کی بھیڑ لگ گئی سارے وجود پر
دیکھا جو ان کو میں نے لگاتار، خواب میں

بیداریوں کے حبس سے پیچھا چھڑا لیا
گھر لے لیا ہے ایک ہوادار خواب میں

آئی ہیں انکی رحمتیں مجھ کو خریدنے
لگنے لگا ہے عشق کا بازار خواب میں

کتنا کرم ہے تجھ پہ مظفرؔ حضورؐ کا
تعمیر ہو گیا ترا کردار خواب میں

میں محمدؐ سے جو منسوب ہوا خوب ہوا
ان کا دیوانہ و مجذوب ہوا خوب ہوا

آنسوؤں سے مجھے جنت کی ہوا آتی ہے
میرا دل دیدۂ یعقوب ہوا خوب ہوا

اس کی آواز قدم آئی زمانے لے کر
لمحے لمحے نے کہا خوب ہوا خوب ہوا

اس نے اللہ کو اللہ نے اس کو چاہا
کبھی طالب کبھی مطلوب ہوا خوب ہوا

حق تعالیٰ کی اطاعت ہے، اطاعت اس کی
میں جو محبوب کا محبوب ہوا خوب ہوا

میرے ہر سانس کا مقصود درود اور سلام
ان کے دربار کا مندوب ہوا خوب ہوا

منفرد میری غزل نعت اچھوتی میری
جو مظفر مرا اسلوب ہوا خوب ہوا

احمدؐ احمد بولے دل
ہر اک سانس میں دیپ جلائے
خون میں خوشبو گھولے دل
دروازے سے کھلتے ہیں رات گئے جب سینے میں
بھیڑ لگے طوفانوں کی میرے ہجر سفینے میں
آنسو آنسو ڈولے دل

احمدؐ احمدؐ بولے دل
سارے جسم پہ آنکھوں کی چادر اوڑھ کے جاؤں میں
آئے جدھر سے ان کی چاپ، چاپ کے پیچھے جاؤں میں
میرے پیچھے ہولے دل
احمدؐ احمدؐ بولے دل

آنکھیں ڈوبی ڈوبی ہیں سانسیں خالی خالی ہیں
درد نے جیون ڈوری میں جتنی گرہیں ڈالی ہیں
ایک اک کر کے کھولے دل
احمد احمد بولے دل

عشق کی راہ میں دھوپ بہت اور بہت کم چھاؤں پڑے
قدم قدم اس دنیا کے سینے کے اوپر پاؤں پڑے
کھائے جب ہچکولے دل
احمدؐ احمدؐ بولے دل

قرض سنت و قرآں کا [illegible] ہوں
معاف کر دیجیے آقا شرمندہ ہوں

آنسو درود بھیجیں سانسیں پڑھیں سلام
کتنی قیمتی آب و ہوا میں زندہ ہوں

میرا مستقبل ہے میرے ماضی میں
صدیوں قبل کی آواز آئندہ ہوں

جا بیٹھوں اکثر انکی دیواروں پر
شہرِ ہجرِ نبیؐ کا ایک پرندہ ہوں

لفظوں سے تعمیر کروں میں نعت محل
شاعر کیا ہوں ادنیٰ سا کارندہ ہوں

منکر نکیر میرا استقبال کرو
خیر البشر کے قدموں کا [illegible] ہوں

دھو گئی سارے رنج مظفر ایک نظر
اندھیاروں کی بھیڑ میں بھی تابندہ ہوں

قدم قدم پہ خدا کی مدد پہنچتی ہے
درود سے مرے دل کو رسد پہنچتی ہے

یہ آسماں بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتے
جہاں تک آپ کے قدموں کی حد پہنچتی ہے

کرے زبان ازل جب بھی تذکرہ ان کا
سلام پڑھتی ہوائے ابد پہنچتی ہے

سر اپنا پائے رسالتمآب پر رکھ دوں
تو آسماں پہ بلندی قد پہنچتی ہے

جلوس عشق نبیؐ کا ہو جس طرف سے گزر
مرے جنوں کو بھی لے کر خرد پہنچتی ہے

مرے حضورؐ کی آواز مجھ تلک اکثر
بہ خوبصورتی خال وخد پہنچتی ہے

کبھی یہاں چلے آتے ہیں بے سفر آقا
کبھی وہاں مری جاں بے جسد پہنچتی ہے

درود کا دیا جاتا ہے جب ثواب مجھے
بہشت تک مری دو گز لحد پہنچتی ہے

سلام و نعت مظفرؔ یہاں میں پڑھتا ہوں
قبولیت کی حرم سے سند پہنچتی ہے

خدا کون ہے

مرا پیمبر
محبتوں کا حسین پیکر
نکل کے تنہائی حرا سے
امین و صادق کے تمغۂ عرفیت سجا کر
زباں میں اقراء کا شہد بھر کر
ہجوم میں تلخیوں کے آیا
گھٹائیں رحمت کی اوڑھ کر
دھوپ کی غضب شدتوں میں آیا
جو قوم لات و منات و عزہ کو پوجتی تھی
خدائے مردہ کو پوجتی تھی
وہ اپنے ہاتھوں میں سنگ لے کر
مرے پیمبر کی سمت دوڑی

مگر مرا رحم دل پیمبرؐ
ہو کے پیاسوں پہ بھی دعائیں اچھالتا تھا
وہ سنگ زادوں سے، آئینہ ساز ڈھالتا تھا
وہ ریگ صحرا سے میٹھے چشمے نکالتا تھا
رسولؐ شورِ مخاصمت میں بھی چپ نہ رہتا
وہ سب سے کہتا
یہ بت نہ پوجو
یہ صرف پتھر ہیں
یہ عدد بھی نہیں صفر ہیں
تمہارے ہاتھوں کا یہ ہنر ہیں
خدا ہے وہ جس سے میں تعارف کرا رہا ہوں
خدا ہے وہ جس کی تم ہو تخلیق
اسی کو جانو
اسی کو مانو

کھائے توحید لاالہ کی قسم
لا الہ کھائے مصطفےؐ کی قسم

مصطفےؐ کو بھی پا کریم کہوں
خوش ہے مجھ سے خدا، خدا کی قسم

حرف کن پیش لفظ ہے ان کا
حسن تخلیق کبریا کی قسم

ساری سائنس ہے مریدان کی
عرش پر ثبت نقش پا کی قسم

ان کی گلیوں کی دھوپ بھی ٹھنڈی
گھر کے آتی ہوئی گھٹا کی قسم

ان کی بے پایاں رحمتیں مجھ پر
انکی خوشنودی و رضا کی قسم

زندگی ان کا تخلیہ دیدے
ثور کا واسطہ حرا کی قسم

اس جہاں کا وجود ان کا وجود
روشنی کی قسم ہوا کی قسم

میں پرستار ہوں محمدؐ کا
میں مروں گا نہیں بقا کی قسم

نعت پڑھتا لحد سے اٹھوں گا
آخرت کی قسم جزا کی قسم

میرا ہر سانس ہیں مظفر وہ
ہر تمنا کی ہر دعا کی قسم

محمدؐ کی اطلاعت کر رہا ہوں
خریداری رحمت کر رہا ہوں

نبیؐ کو جس نے پہلی بار دیکھا
میں اس لمحے کی بیعت کر رہا ہوں

ترے محبوب کی خاطر الٰہی
تری دنیا میں شرکت کر رہا ہوں

فراز کرسی و سدرہ پہ چڑھ کر
مدینے کی زیارت کر رہا ہوں

صحیفہ ہیں جو ہجر مصطفےٰؐ کا
ان اشکوں کی تلاوت کر رہا ہوں

ہیں نعلین محمدؐ تاج میرا
غلامی میں حکومت کر رہا ہوں!

مجھے کعبہ بہت پیارا ہے لیکن
نبیؐ کے ساتھ ہجرت کر رہا ہوں

نمازوں کو درودوں سے سجا کر
عبادت ہی عبادت کر رہا ہوں

بہت ہی شوق ہے جینے کا مجھ کو
تمنائے شہادت کر رہا ہوں

عمل تو آخرت میں شائع ہوں گے
یہاں انکی کتابت کر رہا ہوں

جہاں حسان نعتیں پڑھ رہے ہیں
وہاں کی میں نظامت کر رہا ہوں

مظفر معصیت کے ابر ہوں سے
میں اس دل کی حفاظت کر رہا ہوں

سایہ بھی مرا چل نہیں سکتا مرے آگے
قرآں مرے ہاتھوں پہ ہے آقا مرے آگے

سینے کی تجوری میں ہیں صدیوں کے جواہر
ماضی کی طرح چلتا ہے فردا مرے آگے

پنگھٹ پہ محمدؐ کے کھڑا رہتا ہوں شب بھر
پانی بھرا کرتا ہے سویرا مرے آگے

پڑھتا ہوں تو آنکھوں سے چمٹ جاتے ہیں الفاظ
دیباچۂ محشر ہے یہ دنیا مرے آگے

جب آپؐ کے رستے کا سفر میں نے کیا ہے
دیوار نے بھی رکھ دیا کاندھا مرے آگے

اتنا در سرکار سے سیراب ہوا ہوں
دریا بھی نظر آتا ہے پیاسا مرے آگے

تنہا تو نہ تھا میں سفر عشق نبیؐ میں
رستہ بھی محافظ کی طرح تھا مرے آگے

امید مرے خوف پہ حاوی ہے مظفر
پیچھے ہے مرے موت مسیحا میرے آگے

سکون قلب و نظر عشق مصطفےؐ میں ملا
سراغ اپنا مجھے ذات کے حرا میں ملا

مرے حضورؐ کی دہلیز کا تصرف ہے
تمام عجز مجھے کاسۂ انا میں ملا

کسی کتاب کسی فلسفے میں درج نہیں
جو اعتبار مدینہ منورہ میں ملا

ابد سے آتی ہے خوشبوئے مصطفےؐ ہم کو
ازل بھی ہم کو محمدؐ کے نقش پا میں ملا

تلاش ہم گئی صدیوں میں اس کو کرتے رہے
ٹھکانہ اس کا زمانے کے ارتقا میں ملا

علی الصباح پڑھا غور سے فضاؤں کو
تو آیتوں کی طرح پارۂ صبا میں ملا

نثار زندگی جس نے حضورؐ پر کر دی
وہ سیر کرتا ہوا وادیٔ بقا میں ملا

زبان و دل کا مظفر یہ کتنا احساں ہے
درود سے ہوا حاصل کبھی دعا میں ملا

حضرت عائشہؓ

حضرت عائشہؓ نے جو اک بار
سونے کے کنگن سے اپنی کلائی سجائی
تو فرمایا سرکارؐ نے
تم محمدؐ کی بیوی ہو تم کو یہ زیبا نہیں عائشہؓ
دوسرے لمحے ان کی کلائی میں سونے کے کنگن
نہ تھے
پھر جو دیکھا نبیؐ نے تو کہنے لگے
اتنا کافی ہے انسان کی زندگی کے لیے
جس قدر اک مسافر کو زادِ سفر

پیاس کی راہ میں کتنے دریا پڑے کتنے بادل پڑے
ہم جدھر سے محمدؐ کی آواز آئی ادھر چل پڑے

ان کے قدموں کو چوما تو اڑنے لگے آسمانوں پہ ہم
نین یوں سج گئے حسن سے جیسے نینوں میں کاجل پڑے

دل کی گہرائیوں میں جو ہم نے محمدؐ کو آواز دی
ریت پر کہکشاں بچھ گئی پانیوں میں دیئے جل پڑے

آپ کے عشق نے طے کرایا ہمیں زندگی کا سفر
کر گئے پار رستے میں جتنے گناہوں کے دلدل پڑے

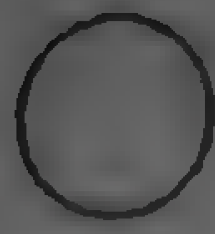

مصطفےٰ مجتبیٰ سلام علیک
رحمت کبریا سلام علیک

نفس کن، روح خلقت آدم
جان ارض و سما سلام علیک

عظمت لوح، اعتبار قلم
شاہکار خدا سلام علیک

زندگی کی برات کے دولھا
رونق دوسرا سلام علیک

گلشن کائنات کی خوشبو
جنتوں کی ہوا سلام علیک

سرخی باب اول و آخر
سبزۂ ارتقا سلام علیک

حسن تہذیب وارث اخلاق
آبروئے حیا سلام علیک

زینت فکر زیب گویائی
رنگ خوشبو صدا سلام علیک

مصحف وقت، مصلح انساں
رہبرو پیشوا سلام علیک

حق طلب حق صفات حق آگاہ
حق نگر حق نما سلام علیک

عبد ہر کوئی عبد، صرف آپ
ہمسفر ماورا سلام علیک

انگلیاں بھی ہیں آپ کی لہریں
بحر آب بقا سلام علیک

وعلیک آپ نے بھی فرمایا
میں نے جب بھی کہا سلام علیک

کرتی رہتی ہے میری خاموشی
ورد صل علیٰ سلام علیک

میرے ہر سانس کا وظیفہ ہے
حمد، نعتیں، دعا، سلام علیک

میں نے جب آپ کی دہلیز کو آقاؐ چوما
یوں لگا آپ نے جیسے مرا ماتھا چوما

ہونٹ فارغ ہوئے پل بھر کو نہ آنکھیں میری
کبھی جالی کبھی روضہ کبھی پردا چوما

آپ کو خواب میں دیکھا تو مقدر جاگے
جھوم اٹھا، نعت پڑھی رو دیا، لپٹا، چوما

ان کے قدموں کی طرف لے گئے جب ہونٹ مجھے
ہونٹ بھی نقش قدم بن گئے اتنا چوما

سفر عرش پہ لے جانے کو جبریل جب آئے
اپنے رخسار سے مہتاب کف پا چوما

حجر اسود کو دیا بوسہ تو محسوس ہوا
حجر اسود کو نہیں ہاتھ خدا کا چوما

میں بتاتا ہوں تمہیں عشق نوردی کیا ہے
ایک آہٹ کے لیے سارا مدینہ چوما

شہد سا دوڑ گیا ہے مری شریانوں میں
جب کبھی پڑھ کے درود اپنا انگوٹھا چوما

منزلیں رہتی ہیں سینے میں مظفر میرے
وہ جدھر سے بھی گئے میں نے وہ رستہ چوما

بزرگی، محبت، ادب پانے والا
وہ ہر خوبصورت لقب پانے والا

خدا کا وہ محبوب بندہ خدا سے
خدا کی نظر، ہاتھ، لب پانے والا

وہ موجود تھا صلب آدم سے پہلے
نسب سے بھی پہلے نسب پانے والا

ازل کی جبیں پر وہ مطلوب خالق
حرا میں طلب ہی طلب پانے والا

دعائے براہیم بیمار اس کی
مسیحائی کا وہ مطب پانے والا

وہ ارض و سما میں محبت کا موجب
وہ رب اور مخلوق رب پانے والا

طواف اس کا کرتے ہیں سارے زمانے
وتد پانے والا سبب پانے والا

بھلی سے بھلی دے گیا زندگانی
برے سے برے روز و شب پانے والا

بنا سدرۃ المنتہا کا مسافر
وہ آب و ہوائے عرب پانے والا

صحابہ کی صف میں کھڑا ہے یقیناً
اسے اپنے سینے میں اب پانے والا

نہ تھا جب خدا کے سوا کچھ مظفر
اکیلے خدا کو وہ تب پانے والا

لمحے لمحے میں ہے خوشبو بھینی بھینی آپ کی
جان رحمت، رحمت للعالمینی آپ کی

گونجتی ہے مشرق و مغرب میں آواز حرا
بیٹھتی ہے خاک پر سدرہ نشینی آپ کی

اس جہاں میں بھی ہیں زندہ آپ کے صدقے میں ہم
آخرت میں بھی شفاعت ہے یقینی آپ کی

حشر تک کی نعمتوں کے آپ قاسم ہیں حضورؐ
شانۂ آفاق پر رکھی ہے سینی آپ کی

عرش سے پاتال تک ہیں آپ کے نقش قدم
چھوڑ دے پیچھے ابد کو دور بینی آپ کی

قرب حق اتنا کہ دہری جیسے ہو جائے کماں
سلطنت ہے آسمانی و زمینی آپ کی

کم ہے جتنا بھی مظفر شکر اللہ کا کرے
محسن عالم ہے عالم آفرینی آپ کا

انتہاؤں کے سفر کی روشنی ہیں مصطفےٰ
زندگی کے بعد کی بھی زندگی ہیں مصطفےٰ

آپ ہی کا نام آدم کے لیے پہلی خبر
آخرت کی اطلاع آخری ہیں مصطفےٰ

آیت آیت آپ کے کردار کی تصویر ہے
ہم جسے قرآن کہتے ہیں وہی ہیں مصطفےٰ

عرش اعظم پر نماز وصل ادا کی آپ نے
صرف رب دو جہاں کے مقتدی ہیں مصطفےٰ

وسعت افلاک کی چادر بچھا کر دیکھ لو
دیکھنا چاہو اگر کتنے سخی ہیں مصطفےٰ

دوں انہیں آواز تو آواز بن جائے چراغ
جس کے بندے ہیں اسی کا نور بھی ہیں مصطفےٰ

ان کے سورج ان کے تارے ڈوبنے والے نہیں
مشرقوں سے مغربوں سے قیمتی ہیں مصطفےٰ

کوثر و تسنیم ناکافی ہیں میرے واسطے
میرے اندر کی مظفرؔ تشنگی ہیں مصطفےٰ

سانس نہ لوں درود بن
صل علی محمدؐ
نامہ نہ دیکھ سانس گن
صل علی محمدؐ

وارث زندگی مدد
رو کے ہے راہ سنگ حد
منزل عشق تا ابد
فرصت عمر چار دن
صل علی محمدؐ

بھیڑ بھی تخلیہ نشیں
عرش بھی حاشیہ نشیں
اے مرے بوریا نشیں
تیرے غلام انس و جن
صل علی محمدؐ

درد بھی اس قدر دیا
سارا وجود بھر دیا
ایک نظر نے کر دیا
دونوں جہاں سے مطمئن
صل علی محمدؐ

زاویۂ نجات سے
جنگ رہے حیات سے
آپ کے التفات سے
سہل ہوں مرحلے کٹھن
صل علی محمدؐ

نام فقط ترا لکھوں
اور جگہ جگہ لکھوں
اس کے سوا میں کیا لکھوں
پرچۂ دل کے ممتحن
صل علی محمدؐ

رسیا درود کے متمنی دعا کے ہیں
ہم رہنے والے وادی ذکر و ثنا کے ہیں

قرآں کے لفظ لفظ سے پھوٹے جو روشنی
اس میں تمام رنگ مرے مصطفیٰؐ کے ہیں

تقویٰ، یقین، تذکیۂ نفس، بندگی
یہ سارے ذائقے بھی ہماری غذا کے ہیں

دیکھا ہے، میں نے عشق محمدؐ میں ڈوب کر
اس بحر کی تہوں میں کنارے بقا کے ہیں

کٹتی ہے عمر سائے میں اس آفتاب کے
اس دھوپ میں بھی لطف مظفر گھٹا کے ہیں

خدا نے مصطفےٰ کا عشق میرے نام لکھ دیا
تو میں نے ایک ایک سانس پر سلام لکھ دیا

گئے جو آپ آسمان پر تو آسمان نے
قدم کے ہر نشان کو مہ تمام لکھ دیا

صدا ہر ایک عہد سے سنی جو روح وقت نے
سکوت کو بھی ان کے حاصل کلام لکھ دیا

وہ آنکھ روح تک گئی تو زندگی مہک گئی
ہوا نے اس گھڑی کو لمحۂ دوام لکھ دیا

مرے حضورؐ آ چکے تو رب کائنات نے
نبوتوں رسالتوں پہ اختتام لکھ دیا

زہے نصیب نامۂ عمل کیا ہے جب رقم
فرشتوں نے بھی مجھ کو آپ کا غلام لکھ دیا

گرا ہے آنکھ سے جو اشک آپ کے فراق میں
غموں نے اس کو ہر فراق کا امام لکھ دیا

مظفر ان کے عشق سے جسے مناسبت نہیں
خود اسکی زندگی کو عشق نے حرام لکھ دیا

چل عشق مجھ کو شہر پیمبرؐ میں چھوڑ دے
کونین رہتے ہیں جہاں اس گھر میں چھوڑ دے

ہونٹوں پہ ہے جمی ہوئی عمروں کی تشنگی
ساحل پہ کیا کروں گا سمندر میں چھوڑ دے

جنت میں بھی گزار لوں کچھ وقت زندگی
قرب و جوار روضہ و منبر میں چھوڑ دے

میں فتح کرنا چاہتا ہوں اپنے آپ کو
اے دل مجھے حضورؐ کے لشکر میں چھوڑ دے

ہر سانس پر نماز محبت پڑھا کروں
ایسی کوئی رمق مرے پیکر میں چھوڑ دے

ایک جذبے کے نام ایک مقصد کے نام
زندگی ہم نے کر دی محمدؐ کے نام

ذرے ذرے کے تن پر ہرا رنگ ہے
ساری ہریالیاں سبز گنبد کے نام

ان سے آباد کونین کے سلسلے
فرش بھی عرش بھی ان کی مسند کے نام

کالی کملی سے منسوب راتیں مری
میری صبحیں بھی صبحوں کے مرشد کے نام

علماء بھی پیمبرؑ صفت آپ کے
ساری سرداریاں میرے سید کے نام

انکی آہٹ' تخلص ہے تہذیب کا
پوری انسانیت انکی آمد کے نام

اپنے ہوتے ہوئے میرے اللہ نے
کر دیا اپنا سب کچھ محمدؐ کے نام

علم جتنے بھی ہیں ان کے شاگرد ہیں
عقل جتنی بھی ہے انکی ابجد کے نام

یہ مظفر درودوں بھرا دل مرا
بایزید و غزالی و سرمد کے نام

"مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام"
جان جانان رحمت پہ لاکھوں سلام

سدرۃ المنتہائے کرم پر درود
کوہ فاران رحمت پہ لاکھوں سلام

چاہتی ہے جو قرب خدا زندگی
بھیج قرآن رحمت پہ لاکھوں سلام

باب کونین، دیباچۂ روز و شب
شرح عنوان رحمت پہ لاکھوں سلام

عفو پر اس کے خود عفو کو ناز ہے
شوق و ارمان رحمت پہ لاکھوں سلام

فقر کی کالی کملی میں لپٹے ہوئے
شاہ سلطان رحمت پہ لاکھوں سلام

ساری دنیاؤں کے سرپرست آپؐ ہیں
صدر ایوان رحمت پہ لاکھوں سلام

جو مرے چشم و دل کی حفاظت کرے
اس نگہبان رحمت پہ لاکھوں سلام

جس کی خوشبو ازل سے ابد تک گئی
اس گلستان رحمت پہ لاکھوں سلام

ایسا منصب کسی کو میسر نہیں
عظمت و شان رحمت پہ لاکھوں سلام

ہر ادا علم و اخلاق کی انتہا
عشق و ایمان رحمت پہ لاکھوں سلام

مرے علو مرتبت منزہ مقام آقاؐ
وظیفہؑ ربِّ دوجہاں تیرا نام آقاؐ

مجھے بھی معراجِ ذہن و احساس ہو رہی ہے
کیا تری ٹھوکروں میں جب سے قیام آقاؐ

تری محبت اگر رگوں میں نہ موجزن ہو
تو ایک پل کو بھی مجھ پہ جینا حرام آقاؐ

میں تیرا دربان تیرا نوکر ترا بھکاری
سلام مالک سلام مولا سلام آقاؐ

ملائیکہ لمحہ لمحہ تجھ پر درود بھیجیں
جماعت جنؑ و انس کا تو امام آقاؐ

جہاد کرتے ہوئے شہادت کا جام پی لوں
ترے درودوں پہ ہو مرا اختتام آقاؐ

تری گلی میں ہوں ختم میرے تمام رستے
میں خرچ ہو جاؤں تیری خاطر تمام آقاؐ

چلے گا جب تیرے پیچھے روزِ جزا مظفر
کہیں گے لوگوں سے لوگ دیکھو غلام' آقاؐ

یا نبی یاد توری آئے ہے
او جان عالم
سلطان عالم
بھر بھر اشک پیالے
دیکھو بھر بھر اشک پیالے
آنکھ بیچاری چھلکائے ہے
یا نبیؐ یاد توری آئے ہے

ایک جھلک للہ دکھا دو
روشنیوں کا ڈھیر لگا دو
ہجر اندھیرا تڑپائے ہے
یا نبیؐ -- --
گھوم لیا سب درد علاقہ
اب تو پکاروں آقاؐ آقاؐ
نیند بھی اب تو جگائے ہے
یا نبیؐ -- --
تورے عشق کے ہم بھی چہیتے
رو رو عمر کا ساون بیتے
پانی بھی آگ لگائے ہے
یا نبی -- --
تم ہو مظفر کا سرمایا
جب سے اوڑھا تمرا سایا
کھلتا چمکتا جائے ہے
یا نبیؐ -- --

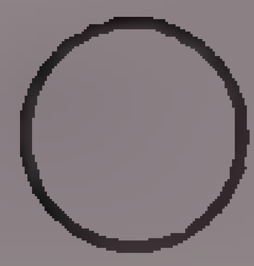

صاحب جود و الکرم صل علیٰ محمدؐ
حاکم و حکم الحکم صل علیٰ محمدؐ

جس کا ہو تجھ سے واسطہ اس کو دکھائیں راستہ
تیرے سفر کے پیچ و خم صل علیٰ محمدؐ

شمس و قمر کی لَوٗ ہے تو وقت کا پیش رو ہے تو
والی تاج و العلم صل علیٰ محمدؐ

اسکی رسائی نظر ہو گی بلند کس قدر
عرش پہ جس کے ہوں قدم صل علیٰ محمدؐ

رشتۂ جسم و جاں ہیں میرے حضورؐ
میں وہاں ہوں جہاں ہیں حضورؐ

روشنی کے مکاں میں رہتا ہوں
روشنی مکاں ہیں میرے حضورؐ

ایک تارہ ہے گر ہر ایک نبی
نبیوں کی کہکشاں ہیں میرے حضورؐ

آئینے میں بھی دیکھتا ہوں انھیں
بے نشاں کا نشاں ہیں میرے حضورؐ

غور سے ان کی بات سن دنیا
اپنے رب کی زباں ہیں میرے حضورؐ

تھام لو ان کے حوض کی لہریں
رحمت بیکراں ہیں میرے حضورؐ

آپ کی جان کا جو دشمن ہے
اس کی جائے اماں ہیں میرے حضورؐ

مستقل نفل عشق پڑھتا ہوں
اک مسلسل اذاں ہیں میرے حضورؐ

نعت سنتے رہیں مظفر سے
صدر لفظ و بیاں ہیں میرے حضورؐ

میرے دل میں ترے قدموں کے نشاں ملتے ہیں
ایسے مہتاب اندھیروں کو کہاں ملتے ہیں

کھیلتے ہیں ترے آنگن میں خدا کے اسرار
جس پہ کھل جائیں اسے دونوں جہاں ملتے ہیں

جب بھی چپ ہوتا ہوں آجاتا ہے ہونٹوں پہ درود
اکثر اوقات محمدؐ مرے ہاں ملتے ہیں

داغ داغ اپنا بدن لے کے کہاں جاؤں گا
ان کی گلیوں میں تو شیشے کے مکاں ملتے ہیں

ان کے عشاق میں دیوانوں میں درباریوں میں
اہل دل اہل نظر اہل زباں ملتے ہیں

بند آنکھوں سے انھیں دیکھ لیا کرتا ہوں
خون کی طرح رگ و پے میں رواں ملتے ہیں

جس کے پاس ان کی محبت کے کھرے سکے ہوں
چند سکوں میں اسے کون و مکاں ملتے ہیں

روک لیتے ہیں مظفر جو گناہوں سے مجھے
میرے اندر ہی کچھ ایسے نگراں ملتے ہیں

مصطفےؐ مصطفےؐ کر رہا ہوں
یعنی رب کی ثنا کر رہا ہوں

نعت بھی میرا حسن طلب ہے
اس گلی میں صدا کر رہا ہوں

ان کے دریا میں مجھ کو ڈبو دے
منت ناخدا کر رہا ہوں

چل رہا ہوں مدار حرم میں
یا طواف حرا کر رہا ہوں

زندگی ان پہ قربان کر کے
قرض ایماں ادا کر رہا ہوں

گنبد مصطفےؐ سے لپٹ کر
زخم دل کو ہرا کر رہا ہوں

کیوں نہ ہو غیر حاضر مظفر
حاضری کی دعا کر رہا ہوں

کوئی جبرئیل آکر، کرے چاک میرا سینہ
جہاں دل دھڑک رہا ہے وہاں ٹانک دے مدینہ

مرے آنسوؤں کے اندر مرے عشق کا سمندر
جو اٹھے تلاطموں سے وہی موج ہے سفینہ

غم عشق مصطفےؐ میں رہیں غرق صبحیں شامیں
مرا دل بھی اک تجوری مرا درد بھی خزینہ

مرے دفتر عمل کا ہو تمام بوجھ ہلکا
کروں اپنی تیرگی میں جو عبادت شبینہ

میں گیا تھا داغ لے کر اور اٹھا چراغ لے کر
مرا دل، دل منور، مری چشم، چشم بینا

چلوں ان کے پیچھے پیچھے تو ہو دل قدم کے نیچے
مرے مصطفےؐ کی آہٹ مرے ارتقا کا زینہ

دل معصیت زدہ میں، انہیں میں بلا تو لایا
مری آنکھ سے مظفر گرے آپ کا پسینہ

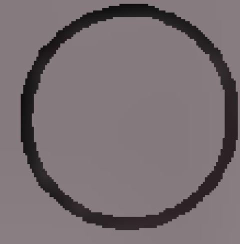

یا محمدؐ انتخاب کبریا تم پر سلام
بیکراں تم سے محبت بارہا تم پر سلام

پیش لفظ آب و گل، دیباچۂ شام و سحر
بھیجتی ہے روشنی خوشبو ہوا تم پر سلام

سرور اولاد آدم، آدمیت کے امیر
والی آفاق، ختم الانبیا تم پر سلام

تم محبت تم بزرگی عدل تم سچائی تم
اے امام علم، روح ارتقا تم پر سلام

سرخی کن، ابتدائے وقت، آغاز حیات
انتہائے اصطفا و اجتبا تم پر سلام

جب تمہارا نام لوں، لب چومنے لگ جائے دل
دل کی ہر دھڑکن کا لاکھوں مرتبہ تم پر سلام

تم اجالا ہی اجالا، میرا دامن داغ داغ
میرے آقا بھیج سکتا ہوں میں کیا تم پر سلام

لفظ سارے اشک پی کر چاند تارے بن گئے
جب مظفر نے لکھا لکھ کر پڑھا تم پر سلام

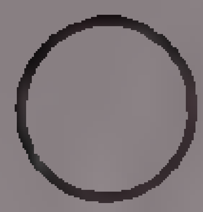

درد ان کا محبت کے بازار سے اپنا دل اپنی جاں بیچ کر لے لیا
چاند سورج، مرے بام و در ہو گئے ان کے قدموں میں جس دن سے گھر لے لیا

میرا دل مصطفےٰؐ میرا غم مصطفےٰؐ میرا سب کچھ خدا کی قسم مصطفےٰؐ
قبر کے واسطے حشر کے واسطے چاہیے جتنا رخصت سفر لے لیا

آئے جب وہ تمناؤں کے غول میں کائنات آگئی میرے کشکول میں
اک نظر صرف انہیں دیکھنے کے لیے ساری دنیا کا حسن نظر لے لیا

سلطنت سے بھی اعلیٰ گدائی ملی ان کا قیدی ہوا تو رہائی ملی
رحمتوں کی سفارش پہ تقدیر نے میرا ہر ایک جرم اپنے سر لے لیا

کچھ نہ کچھ ہم بھی ہیں ان کی دانست میں نام اپنا بھی ہے ان کی فہرست میں
اب نہ روکے گا رضوان جنت ہمیں ان سے پروانۂ رہگزر لے لیا

زندگی جب سے اپنی ٹھکانے لگی یاد جب سے محمدؐ کی آنے لگی
تشنگی حوض کوثر پہ جانے لگی معصیت نے بھی جنت میں گھر لے لیا

ان کی کملی مظفر اٹھا کر چلوں خاک پا پتلیوں پر اٹھا کر چلوں
قتل گاہوں میں بھی سر اٹھا کر چلوں حوصلہ ان سے ایسا نڈر لے لیا

جب زباں رحمت عالم کی ثنا کرتی ہے
روح اس وقت مدینے میں پھرا کرتی ہے

کچھ شبیں میں بھی مدینے میں گزار آیا ہوں
روشنی سی مرے اندر بھی رہا کرتی ہے

آپ کی خاک قدم اس سے زیادہ ہے عزیز
پیار جتنا کسی خوشبو سے ہَوا کرتی ہے

دامن رحم و کرم میں وہ چھپا لیتے ہیں
زندگی جب کبھی بھولے سے خطا کرتی ہے

ان کی دہلیز تصور پہ جو سر رکھتا ہوں
مجھ سے اٹکھیلیاں جنت کی ہوا کرتی ہے

کیوں نہ حیرت سے فرشتے مری جانب دیکھیں
مجھ کو آراستہ خاک کف پا کرتی ہے

اسی جنت میں کبھی ہوگا ٹھکانہ میرا
جو مظفر مری آنکھوں میں بسا کرتی ہے

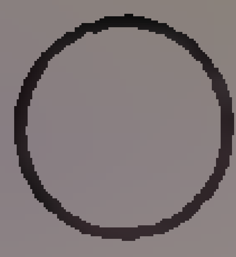

میں اپنے آپ کو جب ڈھونڈتا ہوا نکلا
مرا وجود ہی ان کا نشان پا نکلا

غبار پائے محمدؐ پہن کے کیا نکلا
حدود راہ سے ایک اور راستہ نکلا

ازل بھی ایک سرا اس کی ڈور کا نکلا
قدیم ہوتے ہوئے کس قدر نیا نکلا

گناہ توبہ کی دہلیز پر جب آ نکلا
سمجھ رہا تھا جسے اژدھا، عصا نکلا

وہ آئنہ لیے کردار مصطفےؐ نکلا
کہ جس نے دیکھا خدا کے قریب جا نکلا

ہر ایک اشک بہ پیرایۂ دعا نکلا
تو خشک خشک مظفر ہرا بھرا نکلا

مرے کام آگئی زندگی مجھے تو ملا تو خدا ملا
ہوا آنسوؤں میں جو غوطہ زن تو سمندروں سے میں جا ملا

نہ ادھر گئی نہ ادھر گئی یہ نگاہ تجھ پہ ٹھہر گئی
مجھے جب تلاش کیا گیا تیرے راستے میں پڑا ملا

تھا وجود تیرا عدم میں بھی تری دھڑکنیں ہیں حرم میں بھی
تری ڈور ہاتھ میں آگئی تو حقیقتوں کا سرا ملا

درِ مصطفیٰؐ پہ گرا تھا میں جب اٹھا تو بدلا ہوا تھا میں
جو کبھی ہوا ہی نہ تھا ہوا، جو کبھی ملا ہی نہ تھا ملا

دیا ساتھ شوقِ رسائی نے تو چمک اٹھے مرے آئنے
تری نعت آئی زبان پر تو جمالِ حرف و نوا ملا

مرے اردگرد کے اژدہے مجھے رہن خوف نہ کر سکے
کبھی تھا جو موسیٰ کے ہاتھ میں مجھے آپ سے وہ عصا ملا

اسے اور کوئی طلب نہ تھی وہی تھا مظفر وارثی
وہ جو اک فقیر سا عمر بھر ترے در پہ بیٹھا ہوا ملا

ترے عاشقوں کا ہے عاشق زمانہ
فقیروں کے انداز بھی خسروانہ

شہا' میری آنکھوں میں آنسو نہیں ہیں
یہ کشت جدائی کا ہے آبیانہ

زباں پر ہیں تیری محبت کے دعوے
مگر اپنے کردار ہیں باغیانہ

ترے راستوں میں فنا ہونے والے
عبادت بھی کرنے لگے تاجرانہ

جو کرتے ہیں دنیا کی منصوبہ بندی
وہ ہیں اپنی ہی سازشوں کا نشانہ

وہ خائف ہیں باطل کی چنگاریوں سے
بناتے تھے جو برق پر آشیانہ

بدن ایک چہرے ہیں دو دو ہمارے
سخن ناصحانہ عمل غاصبانہ

نکلنا ہے آقا ہمیں سب سے آگے
ہمیں کیجئے سوئے ماضی روانہ

خاک آدم خدا کا نور حضورؐ
میری آنکھیں مرا شعور حضورؐ

انکسار تمدن و تہذیب
دانش و علم کا غرور حضورؐ

ابتدا کائنات کی تخلیق
انتہا آپ کا ظہور حضورؐ

آپ کی زندگی کے آنگن میں
کتنی صدیوں کی ہیں قبور حضورؐ

گنبد سبز کا طواف کریں
میری آواز کے طیور حضورؐ

میری نعتوں کا ایک ایک سخن
آپ کے شہر کی کھجور حضورؐ

مجھ گنہگار کو بھی حاصل ہے
ہجر میں وصل کا سرور حضورؐ

میرا دامن نہ بھیگنے پائے
ایسے دنیا کروں عبور حضورؐ

عمرہ تو کر لیا ہے حج کر لوں
مجھ کو بلوائیے ضرور حضورؐ

روز محشر جب آپ آئیں گے
شور مچ جائے گا حضورؐ حضورؐ

آپ نے کر دیا مظفر کو
بے نیاز بہشت و حور حضورؐ

مختصر گوشے

پیدائش سے پہلے

وہ دن بھی تھے کہ سرابوں کا نام ساحل تھا
نہ کائنات کی آنکھیں نہ وقت کا دل تھا

بدی کا غلغلہ تھا ظلم پر جوانی تھی
درندگی و جہالت کی حکمرانی تھی

گمان و وہم کا نام اعتبار رکھا تھا
خدا کو مورتیوں میں اتار رکھا تھا

کوئی نظارۂ دلکش نہ تھا نظر کے لیے
ترس رہا تھا جہاں افضل البشرؐ کے لیے

ورود خاورِ نو آمنہ کے گھر میں ہوا
نبیؐ کا حسن بھی شامل ہر اک سحر میں ہوا

بچپن سے شادی اور شادی سے نبوت ملنے تک

فرشتے آپؐ کو جھولا جھلانے آتے تھے
درود پڑھتے ہزاروں زمانے آتے تھے

پلٹ کے چاند اسی سمت سے فدا ہوتا
جدھر اشارۂ انگشت مصطفےٰؐ ہوتا

وہ بکریاں بھی بڑے ہی نصیب والی تھیں
جو فیضیاب حصار حضورؐ عالی تھیں

بڑے ہوئے تو کیا کاروبار کپڑے کا
بنائے عقد بنا کاروبار کپڑے کا

مرے حضورؐ پہ جب وحی اولیں اتری
دل خدیجہؓ پہ بھی روشنی دیں اتری

کیا علی نے بھی اقرار یار غار کے بعد
قدم قدم پہ بہار آئی پھر بہار کے بعد

خدا کا نور جو فاران سے طلوع ہوا
تو ایک سلسلہ اسلام کا شروع ہوا

اعلان نبوت سے مکی زندگی تک کا دور

احد احد کی صدا آئی جب زبانوں پر
تو بجلیاں سی گریں کفر کے ٹھکانوں پر

کماں ظلم سے بوجہل و بولہب نکلے
دعائیں ہاتھ میں لے کر شہ عرب نکلے

ستم مگر ابوسفیان نے بھی کم نہ کیئے
بلالؓ و زیدؓ نے سر اپنے پھر بھی خم نہ کیئے

نبی نے ظلم سہے ساتھیوں نے ظلم سہے
مگر بہ حکم خدا صبر کی حدوں میں رہے

ہر اک مصیبت و تکلیف بے دریغ اٹھائی
کسی سے ظلم کا بدلہ لیا نہ تیغ اٹھائی

عہد جہالت میں ایام حج کے دوران تبلیغ

جنہیں شعور نے ایمان کی حرارت دی
انھیں حضورؐ نے فردوس کی بشارت دی

کہا یہ آپ نے، اک روز وہ بھی آئے گا
تمہارے پاؤں تلے ہوں گے قیصر و کسریٰ

قبائل آتے رہے اور دین پھلتا رہا
چراغ مصطفویؐ آندھیوں میں جلتا رہا

زباں پہ، اپنے دلوں کی محبتیں لے کر
وفود آئے مدینے کی دعوتیں لے کر

قریش مکہ کی مخالفت کا عروج اور شعب ابی طالب

بنام شعب ابی طالب بھی ایک گھاٹی تھی
خدا کے بندوں کی جس نے حیات چاٹی تھی

جب ان کی بات رسولؐ خدا نہیں مانے
تو مل کے عہد کیا مشرکین مکہ نے

نبی سے اور نبیؐ کے ہر اک صحابی سے
کسی بھی قسم کا کوئی نہ واسطہ رکھے

صحابیوں کے شکم سوکھ جاتے تھے
تو اپنی مشکوں کے چمڑے بھگو کے کھاتے تھے

عجیب ظلم و ستم کے محاصرے میں رہے
کہ دو برس وہ معاشی مقاطعے میں رہے

مصیبتوں کا انھوں نے پہاڑ کاٹ لیا
تو اس معاہدے کو دیمکوں نے چاٹ لیا

ہجرت حبشہ کی اجازت اور دربار حبشہ میں سوال و جواب

بہ اذن سرور کونین، جعفر طیار
گئے جو حبشہ تو پہنچا دیئے گئے دربار

نجاشی بولا بتاؤ تمہارا دین ہے کیا؟
کلام کیا ہے، نبیؐ پر تمہارے جو اترا

سنائی حضرت. جعفر نے سورۂ مریم
تو سن کے آنکھ نجاشی کی ہو گئی پرنم

کہا کہ امن و سکوں ہے یہاں، یہیں پہ رہو
وفا کے گھر میں محبت کی سرزمیں پہ رہو

نجاشی جیسا بھی کم ہوگا خوش نصیب کوئی
نماز اس کے جنازے کی مصطفےؐ نے پڑھائی

ہجرت اور مدینہ منورہ میں استقبال

مقام حجر پہ اک روز جمع تھے کفار
اسی طرف نکل آئے تو گھر گئے سرکار

پکڑ لیا انہیں چادر سمیت دشمن نے
اچھال دی مرے آقا' پہ ریت دشمن نے

لگائے زخم جو جسم نبیؐ رحمت پر
تو چیخ چیخ اٹھے بوبکرؓ اس اذیت پر

نبیؐ کے قتل کے منصوبے سینہ سینہ ہوئے
تو حکم حق سے نبیؐ عازم مدینہ ہوئے

نکل کے مکے سے جب شاہ کائنات چلے
عقب میں آپ کے دشمن بھی ساتھ ساتھ چلے

پڑاؤ آپ نے جب غار ثور میں ڈالا
تو منھ پہ غار کے مکڑی نے بن دیا جالا

ذرا جو خوف ابوبکر کو ہوا ضمناً
بڑے سکوں سے کہا مصطفیٰؐ نے' لاتحزن

مدینہ پہنچے تو سب خیر مقدمی آئے
ہر اک زبان پہ تھا' چاند سے نبیؐ آئے

رشتہ اخوت مہاجر و انصار

مہاجروں سے وہ انصار نے سلوک کیا
مثال لا نہ سکی جس کی آج تک دنیا

دھڑکنے لگ گئے دو دل ہر ایک سینے میں
دکھائی دینے لگا مکہ بھی مدینے میں

زمین بانٹ لی آپس میں، گھر بھی بانٹ لئے
محبتوں کی طرح مال و زر بھی بانٹ لئے

سبھی رضائے خدا و نبیؐ کے تھے بھیدی
کسی کے پاس تھیں دو بیویاں تو اک دیدی

تمام چہرے بنام رسولؐ کھلنے لگے
سیاہیوں میں اجالوں کے پھول کھلنے لگے

بنو نضیر اور خزرج سے معاہدہ

کچھ ایسے سیدھا کیا ہر طبیعت کج کو
ملا دیا مرے آقا نے اوس و خزرج کو

ہوا یہ فیصلۂ خوشنما بھی غیر کے ساتھ
رہیں گے مل کے مسلماں بنو نضیر کے ساتھ

رگ تحفظ طیبہ میں خون بھرنے کا
معاہدہ ہوا مل کر دفاع کرنے کا

برائیوں کا تصور خروج کو پہنچا
نصیب خلق و شرافت عروج کو پہنچا

فتح مکہ سے حجتہ الوداع تک

ہوا دیار نبیؐ فتح تو یہ بولے نبیؐ
نہ ہوگی آج کسی سے بھی باز پرس کوئی

نہ ہو وہ خوف زدہ جس نے ہم پہ کی بیداد
خدا گواہ کہ ہر شخص آج ہے آزاد

معاف کرتا ہوں ہندہ کو' وہ بھی اب نہ ڈرے
مگر یہ کہہ دو مرے سامنے نہ آیا کرے

جو گھر میں ہو ابوسفیان کے اسے بھی اماں
جو آئے سائے میں ایمان کے اسے بھی اماں

بڑے بہت ہی بڑے ایک اجتماع کے دن
نبیؐ نے خطبہ دیا حجتہ الوداع کے دن

وہ خطبہ تھا کہ ہر اک عہد کی ضرورت تھا
وہ چند لفظوں میں منشور آدمیّت تھا

خدا نے دین کی تکمیل کا پیام دیا
تمام نعمتوں کو آپؐ پر تمام کیا

اگرچہ مرحلۂ اجتہاد آئے گا
نبیؐ نہ کوئی محمدؐ کے بعد آئے گا

قرآن کریم کی نظر میں

حضورؐ پر ہوئیں اللہ کی رحمتیں صدقے
پکارا نام سے احمدؐ کے اور محمدؐ کے

رؤف و طٰہٰ و یٰسین کہا رحیم کہا
خدا نے خلق کی رو سے اسے عظیم کہا

کہا وہی ہے معلم کتاب و حکمت کا
لقب اسی کو دیا کبریا نے رحمت کا

ہر ایک سانس میں اس کے شریعت رب ہے
اطاعت شہ بطحا اطاعت رب ہے

خدا کے رحم کا پیکر خدا کے نور کی ذات
خود ایک بولتا قرآن ہے حضورؐ کی ذات

انبیائے کرام کی نظر میں

خمیر حضرت آدم ابھی نہ اٹھا تھا
ازل کی لوح پہ اسم حضورؐ لکھا تھا

خدا سے اپنے براہیم نے دعا مانگی
تو اپنی نسل سے تخلیق مصطفےؐ مانگی

نجات آدمیت آمد حضورؐ میں تھی
کہ آمد آپ کی تورات میں زبور میں تھی

ہر اک کتاب پہ ہر اک نبی پہ آپؐ محیط
کہا تھا آپ کو انجیل نے بھی فار قلیط

اگرچہ خود بھی نبوت کے پھول لائے تھے
مسیح، خوشخبری رسولؐ لائے تھے

غیر مسلم دانشوروں کی نظر میں

بقول مائیکل ایچ ہاٹ' پہلے نمبر کی
جو شخصیت ہے تو وہ ہے محمدؐ عربی

نپولین نے بھی سردار کائنات کہا
زبان آگہی میں رونق حیات کہا

سوامی برج نرائن نے خوب بات کہی
کہ ایک جنگ بھی احمدؐ نے جارحانہ نہ کی

یہ بات آئی تھی رابندر ناتھ کے لب پر
کہ غالب آئے گا اسلام ہندو مذہب پر

ہے قیمتی گرونانک کا یہ حسیں فرماں
کوئی کتاب نہ کام آئے گی بجز قرآں

ہر اک ادیب ہر اک رہ نما نے خوب کہا
مگر زیادہ تو برناڈشا نے خوب کہا

اگر پیمبرؑ اسلام حکمراں ہو جائے
تو دنیا آج بھی گہوارۂ اماں ہو جائے

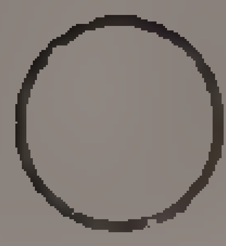

مرے سینے میں جب تک دل رہے گا
مجھے قربِ آپؐ کا حاصل رہے گا

میں ان کی ناؤ میں بیٹھا ہوا ہوں
ہر اٹھتی موج میں ساحل رہے گا

دوبارہ زندگی کی سرحدوں تک
محمدؐ کا کرم شامل رہے گا

شریکِ حال وہ جب تک رہیں گے
فروزاں میرا مستقبل رہے گا

نچھاور کرتے رہنا ان پہ سانسیں
سفر آسودۂ منزل رہے گا

میسر ہے اسے تنہائی ان کی
مظفرؔ رونقِ محفل رہے گا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین

صلب آدم میں جو پیوند لگائے جاتے
آپؐ کے نقش عدم ان میں بھی پائے جاتے

حضرت آدمؑ کے بھی ہمراہ زمیں پر اترے
مشرقوں مغربوں کی شاہ نشیں پر اترے

لحم تھے آپؐ لہو تھے نہ خبر تھے اس وقت
حق تعالیٰ کے فقط پیش نظر تھے اس وقت

سام بن نوحؑ تھے جب نوح کی کشتی پہ سوار
میرے سرکارؐ بھی تھے سام کی پسلی پہ سوار

جب براہیم پہ نمرود کی یلغار ہوئی
آگ بھی آپ کے صدقے ہی میں گلزار ہوئی

دودھ پینے کو بھی آغوش حلیمہ میں رہے
نئی دنیا کی طرح عہد قدیم میں رہے

بہتریں سب سے، حسب اور نسب آپؐ کا ہے
انتہائے شرف و فخر، لقب آپؐ کا ہے

صلب جس جس کا محمدؐ کی رہائش ٹھہرا
روز اول سے وہ شائستہ بخشش ٹھہرا

رحمت حق کے گلستان حسیں میں ہوں گے
والدین آپؐ کے فردوس بریں میں ہوں گے

اسلام

یہ جہاں اور آخرت کی زندگی اسلام ہے
اصل میں دو سورجوں کی روشنی اسلام ہے

ذہن کے چاروں طرف ہیں آئینے رکھے ہوئے
علم ہی علم آگہی ہی آگہی اسلام ہے

جو محمدؐ نے کہا، جیسے محمدؐ نے کہا
بس وہی سنئے وہی کیجے وہی اسلام ہے

کیا ہے جائز کیا حرام اور امر کیا ہے نہی کیا
ان سوالوں کا جواب اسلام ہی اسلام ہے

دیکھئے کیا منصف محشر سنائے فیصلہ
ہر مسلماں مدعا ہے مدعی اسلام ہے

شر کے چہرے پر سیاہی خیر کے چہرے پہ نور
کفر ہے دراصل اندھیرا روشنی اسلام ہے

دوڑتا ہے تیری رگ رگ میں بھی عشق مصطفےٰؐ
تیرے اندر بھی مظفر وارثی اسلام ہے

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زندگی بوبکرؓ کی حکم خدا کے ساتھ ہے
بدر و غار و قبر میں وہ مصطفےؐ کے ساتھ ہے

پشت ہشتم میں محمدؐ سے ملے اس کا نسب
صدیوں سے وہ رحمت ارض و سما کے ساتھ ہے

کنیت بوبکرؓ ہے صدیق ہے اس کا لقب
یعنی عبداللہ حبیب کبریا کے ساتھ ہے

سب سے پہلے ہاتھ رکھا مصطفےؐ کے ہاتھ پر
سچی خاموشی بھی قرآن صدا کے ساتھ ہے

پاک تھا کردار اس کا قبل از اسلام بھی
روشنی کا مستحق نور الہدا کے ساتھ ہے

سر پہ رکھ لایا ہے گھر میں جو بھی کچھ سامان تھا
ہر خوشی اسکی محمدؐ کی رضا کے ساتھ ہے

حکم آقاؐ سے کیا فرض امامت بھی ادا
آپ کی ہر اک ادا اسکی ادا کے ساتھ ہے

چن لیا بعد نبیؐ پہلا خلیفہ آپ کو
آپ کا رستہ نبیؐ کے نقش پا کے ساتھ ہے

عمر بھی صدیقؓ نے پائی تریسٹھ سال کی
عرصۂ انفاس بھی خیر الورا کے ساتھ ہے

موت کی منزل نے بھی تنہا نہیں چھوڑا اسے
وقت سے بچھڑا ہوا لمحہ بقا کے ساتھ ہے

ان کے پائے ناز سے وابستہ ہے وہ آج بھی
جنکے نیچے کی زمیں عرش علا کے ساتھ ہے

دامن ماضی میں ڈھونڈو آنیوالے دور کو
جو بھی اسکے ساتھ ہے وہ ارتقا کے ساتھ ہے

میری خوش بختی کہ صدیقی مظفر میں بھی ہوں
عاقبت میری بھی جنت کی ہوا کے ساتھ ہے

علی کرم اللہ وجہہ

اے امیرالمومنین اے پیشوائے متقین
سید دنیا و آخر اے ولی المسلمین

صفوۃ اللہ صاحب الرایہ امام الاولیا
اسد اللہ حجۃ اللہ الوصی المرتضیٰ

اے محمدؐ کے خلیفہ نائب حق کے وزیر
الشہید الصادق القاری مشیروں کے مشیر

الصفی و الامین المہدی و المھتدی
مالک و مختار و مولا سیدی و مرشدی

قاتل الفجرہ مقیم الحجۃ یعسوب الامم
آخری منزل نجف اور اولین مسکن حرم

قاضی دین رسالت وارث علم رسولؐ
اے تصوف کے مقدر اے طریقت کے اصول

رکھتا قرآں پر نظر گھوڑے پہ جب ہوتا سوار
لافتیٰ الّا علی لاسیف الا ذوالفقار

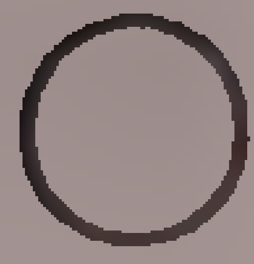

علم کے شہر کا دروازہ کعبے کی دیوار علی
دریائے الا للہ کے ادھر علیؑ اس پار علی

قافلۂ جرات کا گجرؔ ایک اکیلا بھی لشکر
اللہ کے پیارے کی سپر اللہ کی تلوار علی

منبر علی اذاں احمدؐ رحل علی قرآں احمدؐ
مختار یزداں احمدؐ احمدؐ کا مختار علی

تاج شہی پاپوش نبیؐ قرب خدا آغوش نبیؐ
تخت دوعالم دوش نبیؐ دوش نبیؐ کا سوار علی

قطرہ قطرہ اسے پیوں اور سمندر کہلاؤں
میرے عشق شمارے کی قسطیں سلسلہ وار علی

حنفیت کا میں بالک اہل بیت کا لے پالک
علی کا حاجت مند ہوں میں مجھ کو ہے درکار علی

جب آنسو مشتعل ہو جائیں تشنگیاں مقتل ہو جائیں
روح کے ریگستانوں پر برسے موسلا دھار علی

میرا حرف استدلال حبّ علی سے مالامال
ڈالوں اس کے گرد دھمال میں پرکار، مدار علی

سجدۂ روشن جبیں لگوں شیشۂ عین الیقیں لگوں
میں بھی کتنا حسیں لگوں میرا ہار سنگھار علی

سکۂ جاں چل جائے اگر اس سے خریدوں ایک نظر
میری جیب میں ٹھیکریاں، ہیروں کا بازار علی

اس کو جتنی بار پڑھا اس کی طرف کچھ اور بڑھا
اب یہ مظفر عالم ہے سوگ علی تہوار علی

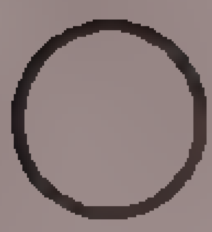

بوتراب و شہ مرداں اسد اللہ علی
میرے اقلیم تصوف کے شہنشاہ علی

معرفت تیری مجاور ہے' بقا سجادہ
سدرۂ حکمت و دانش تری درگاہ علی

تیرے سجدوں کی جبیں پر تری شہ رگ کا لہو
کربلا تیرے گھرانے کی کمیں گاہ علی

بند آنکھوں سے تجھے دیکھ رہا ہوں مولا
چل رہی ہیں مری سانسیں تیرے ہمراہ علی

علم ہے اپنے کناروں کا نہ گہرائی کا
میرے اندر کا سمندر ہے تری چاہ علی

نام لکھ لے مرا جاروب کشوں میں اپنے
مجھ کو درکار ہے عزو شرف و جاہ علی

آتا جاتا رہوں میں علم کے دروازے سے
میں علی کا ہوں ملازم مری تنخواہ علی

دکھائے ہجرت نبیؐ کو اپنے گھاؤ کربلا
تمام معرکوں کا آخری پڑاؤ کربلا

نہ دیکھا ہوگا ایسا قافلہ بھی آسمان نے
ہوائیں بادباں، لہو فرات، ناؤ کربلا

رضائے حق پہ گھر کا گھر لٹا دیا حسین نے
بتا گئی ہمیں صداقتوں کا بھاؤ کربلا

شریعت رسولؐ کو یزید کوئی گھیر لے
تو سر ہتھیلیوں پہ لے کے خود ہی جاؤ کربلا

لڑی ہے، اس طرح کی جنگ کیا کسی بھی قوم نے
کسی بھی عسکری کتاب میں دکھاؤ کربلا

لہو کے ہار اہل صبر کے گلے میں ڈال کر
سکھائے موت کو بھی زندگی کے داؤ کربلا

کٹے ہوئے تمام سر تو ہیں ہر ایک جسم پر
تمہاری قبر ہے زمین کے خداؤ کربلا

مظفر اس طرف حسین لشکر یزید ادھر
ادھر بہار کربلا ادھر الاؤ کربلا

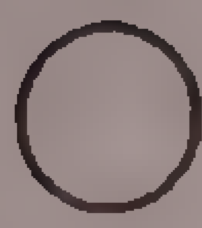

دینِ حق بچ گیا قربانیِ جاں ایسی تھی
جس پہ کعبہ بھی کرے ناز اذاں ایسی تھی

ایسا دریا تھا کہ ساحل نے بھی پیاسا مارا
پھول کھلتے تھے شہادت کے، خزاں ایسی تھی

کربلا میں جو وہ سر بیچنے والے آئے
لوٹ لی دین فروشوں نے، دکاں ایسی تھی

آگ اور دھوپ کے مہماں تھے محمدؐ زادے
سر تھا ہر تن سے جدا، جائے اماں ایسی تھی

سارا قرآن اکھڑتی ہوئی سانسوں سے لکھا
تیغ سے تیز چلی، طبع رواں ایسی تھی

آج بھی تکتا ہے حیرت سے زمانہ جس کو
نظر ایسی تھی دل ایسا تھا زباں ایسی تھی

لا نہیں سکتا ابد تک کوئی ثانی جن کا
نانا ایسے تھے پدر ایسا تھا ماں ایسی تھی

ان میں اے کاش تہتّرواں مظفر ہوتا
مگر اس شخص کی تقدیر کہاں ایسی تھی

تاریخ ہے نگاہ، نظارہ حسینؓ ہے
ہر صبح انقلاب کا تارہ حسینؓ ہے

اس کے حضور جاتا ہے شہ رگ سے راستہ
بہتے ہوئے لہو کا کنارہ حسینؓ ہے

منزل خدا کی ذات ہو یا ذات مصطفےٰؐ
اس چوک کا ہر ایک اشارہ حسینؓ ہے

خون حسینؓ گونجتا ہے ہر اذان میں
ہر خانۂ خدا کا منارہ حسینؓ ہے

دکھلا رہا ہے، رہ نما سازوں کو راستہ
چارہ گروں کے فکر کا چارہ حسینؓ ہے

تاج ملوکیت پہ ہیں ثبت اسکی ٹھوکریں
جمہوریت کا پہلا ادارہ حسینؓ ہے

صدیوں سے پڑھ رہی ہیں مظفر محبتیں
اسلام ہے مدیر شمارہ حسینؓ ہے

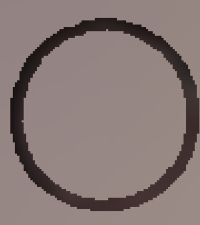

مظلوم جب بھی لڑتا ہے اپنی بقا کی جنگ
لڑتا ہے اپنے عہد میں وہ کربلا کی جنگ

کرتی ہے خیر آج بھی شر کا مقابلہ
شعلوں کے ساتھ کب نہیں ہوتی ہوا کی جنگ

تاریخ میں لڑی ہے فقط اک حسینؓ نے
ظلم وستم کی فوج سے صبر ورضا کی جنگ

اپنے لہو میں ڈوب کے وہ پار اتر گیا
گھوڑے سے گر کے جیت گیا ارتقا کی جنگ

نانا کی روح نکلی نواسے کے جسم سے
بچوں نے مصطفیٰؐ کے لڑی مصطفیٰؐ کی جنگ

اٹھتی ہے یہ صدا علی اصغر کے خون سے
لڑتے ہیں شیر خوار بھی نشوونما کی جنگ

میدان شاعری کا مظفر ہے تیغ زن
آئی ہے اس کے حصے میں حرف و صدا کی جنگ

فتح کیوں حاصل نہ ہوتی خون کو شمشیر پر
شمر قابض ہو گیا تھا سینۂ شبیر پر

دو گواہوں کی جگہ ہیں دستخط قرآن کے
کربلا میں خون سے لکھی ہوئی تحریر پر

سارے مظلوموں کی ہے آواز' آواز حسین
بولتا ہے اس کا خوں ہر تیغ پر ہر تیر پر

کٹ گئے فولاد کے حلقے بھی دھاگے کی طرح
پیاس نے جب ہاتھ ڈالا ظلم کی زنجیر پر

ہر نماز اس کی شہادت کے مصلّے پر پڑھوں
اس کی شہ رگ کا لکھا ہے نام ہر تکبیر پر

دین جھوٹے بستہ برداروں کی زد پر آگیا
ٹکڑے ٹکڑے ہو کے شیشہ گر گیا تصویر پر

اس کی قربانی مظفر کر گئی زندہ ہمیں
بن گئے کتنے محل اک حسرت تعمیر پر

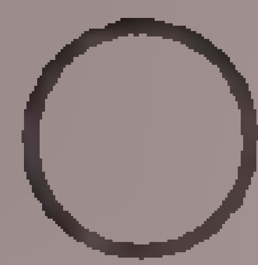

اس قدر تیری حرارت مرے ایمان میں آئے
موت بستر پہ نہ آئے مجھے میدان میں آئے

ساری دنیا کے یزیدوں کو مٹا سکتا ہے
تیرا ایثار اگر آج کے انسان میں آئے

کوئی کردار حسین ابن علی سا لے کر
کوئی بھی قوم کسی عہد کے ایوان میں آئے

جب نویں شب کے چراغوں کو بجھا کر دیکھوں
تیرے اندر کا اجالا مرے وجدان میں آئے

جس طرح ریت پہ بکھرے تھے محمدؐ زادے
اس طرح تو کوئی آندھی بھی نہ کھلیان میں آئے

کربلا اس کے گھرانے کی یہ سب لاشیں ہیں
تذکرہ جس کا ہر اک آیۂ قرآن میں آئے

جب کسی شمر کا خنجر مجھے للکارتا ہے
ضرب شبیر کی آواز مرے کان میں آئے

اس کے جمہور کے لہجے میں دعا مانگتا ہوں
ملک میرا نہ الٰہی کسی بحران میں آئے

ہر طرف آج مظفر نہ بہے خون اس کا
اپنے اسلاف کا جذبہ جو مسلمان میں آئے

میری آنکھوں میں اس کا لہو آ گیا
اے نمازو مجھے بھی وضو آ گیا

تشنگی سب کے ہونٹوں پہ جمنے لگی
قافلہ جب سر آبجو آ گیا

لے کے ہمراہ کتنی بڑی فوج کو
کل بہتر سے لڑنے عدو آگیا

خیمۂ گل سے شعلے نکلنے لگے
کیا کوئی قاتل رنگ و بو آ گیا

ہار کر بھی ہوئی فتح مظلوم کی
ظالموں کے وہ جب روبرو آ گیا

آنسوؤں نے مرے جب بھی آواز دی
کربلائے تصور میں تو آ گیا

معصیت چیخ اٹھی میں چلی میں چلی
لب پہ جب اللہ ہو آ گیا

بولے سن کر مظفر کو ابن علی
کون یہ شاعر خوش گلو آ گیا

اشعار

جیسے ربوبیت سے کوئی آشنا نہیں
تجھ کو بھی کوئی پوری طرح جانتا نہیں

دو زانو بیٹھتی دانش، بزرگی با ادب ہوتی ہے
تری محفل میں شرکت کی فرشتوں کو طلب ہوتی ہے

احتساب

آؤ ہم بھی اپنے گرد لکیریں کھینچیں
غارِ حرا میں گونجنے والی آوازاں کی
ذہنوں دلوں ضمیروں پر تصویریں کھینچیں
حاضر ہوں سب اپنی اپنی عدالتوں میں
اپنی دہائی دیں اپنی زنجیریں کھینچیں
اپنے اندر سے ہم کو انصاف ملے گا
ہر اک راستہ صاف ملے گا